UNIVERSAL LIBRARY
OU_222359
UNIVERSAL LIBRARY

بعون صناع ملک و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ کہ درین ایام نغمہ دلفریب و دلکش بہارستان سخن نغمۂ شیرین
چمنستان سخن مصنفہ جناب مرزا فدا علی صاحب عرف مَنن صاحب مَنن موسوم

گلشن مَنن

سنہ ۱۳۲۷ھ

Checked 1978

حسب فرمائش جناب مرزا جعفر علی صاحب عرف پیارے صاحب جناب سید مرتضیٰ حسین صاحب
عرف پیارے صاحب تاجر کتب لکھنؤ بہ حسن تمام باہتمام سید محمد علی ملک

مطبع فیض احمدی لکھنؤ باغ کریم بخش میں چھپا

قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Checked 1971

خیال اس چشم خشم آلود کا مشکل سے نکلے گا
یہ کانٹا جان لیکر اب ہمارے دلسے نکلے گا

تصور مرگ عاشق کا بڑی مشکل سے نکلے گا
یہ ایسا غم نہین ہے جو تمہارے دلسے نکلے گا

اگر صورت ملاؤ چاند سے اس حور پیکر کی
زیادہ حسن و خوبی مین مہ کامل سے نکلے گا

نظارہ رخ کا کرنے دو ذرا تم روک لو خنجر
یہی ارمان دم آخر دل بسمل سے نکلے گا

مثال ابر چھا جائے گا تیرے کوچہ مین ظالم
جو نالہ پر اثر ہو ہو کے میرے دل سے نکلے گا

خیال نازکی اُنکا ہے میری ہر رگ و پے مین
جگر بڑھ بڑھ کے روکے گا جو نالہ دل سے نکلے گا

حسینان جہان غنچون سے بھی نازک زیادہ ہین
وہ گھبرا جائین گے فوراً جو نالہ دل سے نکلے گا

بڑے تیور ہین اُنکے اور غصہ بھی زیادہ ہے
سوال وصل اب کیونکر لب سائل سے نکلے گا

دہان زخم سے اپنے صدا آتی ہے یہ پیہم
کہ نکلے گا جو مطلب خنجر قاتل سے نکلے گا

کوئی بیچین ہو کر متصل ناقہ کے تڑپے گا
کوئی بیتاب ہو کر پردۂ محمل سے نکلے گا

غبار قیس پھرتا ہے اسی کی تاک مین ہر دم
کبھی تو ڈر کے لیلیٰ پردۂ محمل سے نکلے گا

مضطر کیا بکتے ہو عشق مین سنبھلو ذرا مضطر
کوئی بدنام ہوگا راز گر یہ دل سے نکلے گا ‡

سخت دشوار ترے ہجر مین جینا ہوگا
آہ مین شور قیامت کا قرینا ہوگا

تیغ ابرو کا یہ مقتل مین قرینا ہوگا
قتل وہ کر کے گئے کیا ابھی جینا ہوگا

ہجر مین آنسو پیئے یہی اپنا قرینا ہوگا
خود کہین دل کہین ساغر کہین مینا ہوگا

وصل کی شب مین ہمارا یہ قرینا ہوگا
لب معشوق پہ لب سینہ پہ سینا ہوگا

گریۂ چشم سے اُٹھے گا جو طوفان فراق
غرق اسمین دل مضطر کا سفینا ہوگا
مسکرائے جو ابھی کھول کے منھ یہ غنچے
دل کسی بلبل دلگیر کا چھینا ہوگا
ہجر مین موت جو مانگی تو صدا چرخ نے دی
رنج و غم اور اوٹھانا ابھی جینا ہوگا
نوح کا کہتے ہین طوفان جسے اہل جہان
وہ تپ فرقت عاشق کا پسینا ہوگا

لب کوثر وہ عیان ہوگا قیامت مین منن
گریۂ چشم سے جو غرق سفینا ہوگا

لکھا ہے وصف آج جو اس خوش خصال کا
سارا جہان مقر ہے ہمارے کمال کا
ساقی سے کنج باغ ہے اور ابر بھی ہے شیخ
بے عذر پی لے وقت نہین قیل و قال کا
لیگا نہ میرے بعد کوئی نام عشق کا
ٹھہرا مرے سبب سے ہی حسن و جمال کا
منظور انکو وصل نہین مین سمجھ گیا
دیتے نہین جواب جو میرے سوال کا

وہ بام پر جو آئے ہین اسوقت ای منن
منہ زرد ہو رہا ہے اسی سے ہلال کا

یہ لاغری سے حال ہوا مجھ تباہ کا
ہوا اشتباہ جسم پہ اک برگ کاہ کا
تیغ نگاہ ناز جو مقتل مین جھک پڑی
اک شور بسملون مین اُٹھا آہ آہ کا
حیران ہوکے وہ نگران چار سو ہوے
اُٹھا جو شور دل سے مرے آہ آہ کا
دل لیکے کتنے ہمسے دغا کی مکر گیا
یہ عشق کی سزا ہے یہ بدلا ہے چاہ کا
صیاد بلبلون کو رہا کر بہار مین
لے سر پہ مظلمہ نہ کسی بیگناہ کا
مین ہون علی کے در کا گدا مجھکو ناز ہے
کم اس فقیر سے کہین رتبہ ہے شاہ کا

تربت مین بھی مخل ہین نکیرین اسے منن
سمجھے تھے ہم مقام یہ ہوگا پناہ کا

دست وحشت اسطرف تار گریبان لیچلا
اوسطرف جوش جنون سوئے بیابان لیچلا
پھر ہوا سودائے الفت دل مین سرگرم خرام
پھر ہمین سمجھا کے یہ دل سوئے جانان لیچلا
بیخودی سی چھا گئی بیہوش ہوکر گر پڑی
دل کے ہمرہ ہوش بھی وہ آفت جان لیچلا
طوق اُلفت پڑ گیا گردن مین آتے ہی بہار
جوش وحشت کسکی مشکین سوئے زندان لیچلا
خوف ای واعظ اسے کچھ روز محشر کا نہین
جو کہ اپنے دل مین حب شاہ مردان لیچلا

جان جائے گو مگر ضبط فغان کرنا منن
آج وہ پیمان شکن یہ عہد و پیمان لیچلا

تو ہے کسکا اے دل بیتاب تڑپایا ہوا
کچھ تو کہہ تقدیر سے ہمسے کیون ہے گھبرایا ہوا

کس مزے کی دل لگی تھی بعد وصل اے ہمنشین
وہ بھی تھے چھپتے ہوئے اور مین بھی شرمایا ہوا

دیکھکر وہ رقص بسمل پوچھتے ہین ناز سے
کیا نگاہ ناز کا یہ بھی ہے تڑپایا ہوا

مین نے مانا تم نہ تھے پر یہ تو کہیے رات کو
صحن گلشن مین ملا تھا کون گھبرایا ہوا

آج میری سخت جانی سے نہ کچھ بس چل سکا
زور بازو پر بہت قاتل تھا اترایا ہوا

حال زار عاشقان سن لو ذرا اے جان جان
دیر سے قاصد در دولت پہ ہے آیا ہوا

کیا خیال حور جنت آگیا ہے شیخ کو
کسلیے ہے خود بخود اسوقت گھبرایا ہوا

آنکے دست نازنین مین دل مرا گویا منن
شاخ گل مین ایک یہ غنچہ ہے مرجھایا ہوا

پوچھتے کیا ہو کہ کیونکر دل مرا جاتا رہا
ہو گیا اک ماہوش کا مبتلا جاتا رہا

ہٹ گیا دل جب سے غیرونسے ہوئی ملتفت وہ
وضع کا پابند تھا آتا رہا جاتا رہا

درد ہاے دلکی دینے کو گواہی ہجر مین
رنگ چہرے کا فقط آتا رہا جاتا رہا

یار نے پہلو مین اپنے دی جو محفل مین جگہ
سب شکایت مٹ گئی سارا گلا جاتا رہا

بیکسونکی تیرے لیتا ہی نہین کوئی خبر
اک دل غربت زدہ تھا باوفا جاتا رہا

کج ادائی سے کسیکی مٹ گئی دلکی امنگ
پست ہمت ہو گئی سب حوصلہ جاتا رہا

دل چرا کر بھولے پن سے پوچھنا اس کا ہاے
کس طرح یہ گم ہوا کیونکر بھلا جاتا رہا

کوے جانان جب سے چھوٹا آہ ہمسے اے منن
وہ مذاق باہمی وہ سلسلا جاتا رہا ؎

دل سے خیال زلف اٹھایا نہ جائیگا
یہ خود ہین ہمسے آپ مین آیا نہ جائیگا

صدمے اٹھادن مفت کے کیا یہی ظلم ہے
دانستہ بزم غیر مین جایا نہ جاے گا

خنجر اٹھا کے کہتے ہین وہ میرے قتل پر
یہ خون بے گنہ ہے بہایا نہ جاے گا

مارا ہے جس نے دل کو وہی دفن بھی کرے
اس کا مزار ہمسے بنایا نہ جاے گا

دل سے تمہاری یاد کو کیونکر اٹھاؤن مین
ویران گھر ہوا تو بسایا نہ جاے گا

انکار وصل دیکھیے کرتے ہین اسطرح
ہمسے کسی کے گھر پہ تو جایا نہ جائیگا

آنچل وہ رخ پہ ڈالے ہین کسواسطے منن
خورشید ابر مین تو چھپایا نہ جاسے گا

اثر اسے آہ سوزان تجھ مین پیدا ہو نہین سکتا
تو بار آور مرا نخل تمنا ہو نہین سکتا

عیادت کو مریض غم کی وہ تشریف لاتی ہین
چلی جا اے قضا اب دخل تیرا ہو نہین سکتا

جگر مین چٹکیان لیتا ہے جسدم یاد آتا ہی
کسی کا وصل مین کہنا کہ ایسا ہو نہین سکتا

حسینان جہان بیٹھے ہین پہلو مین مرے آکر
پلٹ جا شام فرقت آج پیدا ہو نہین سکتا

منن دل ان حسینون کو تمہین ہرگز نہ دینا تھا
کسی پر اس زمانے مین بھروسا ہو نہین سکتا

بعد گلچین کے جو گلزار مین صیاد آیا
ستم ایجاد گیا بانی بیداد آیا

کونسا سانحہ فرقت مین اسے یاد آیا
آہ کے ساتھ جو لب تک دل ناشاد آیا

سوے گلشن جو کوئی بانی بیداد آیا
بلبلین عشق ہوئین غنچون کو خدا یاد آیا

پیشوائی کو وہین اڑکے بگولے پہنچے
جانب دشت جو مین لیکے دل ناشاد آیا

کیون تڑپتا ہے تو رہ رہ کے مرے پہلو مین
کیا تجھے اے دل بیتاب کوئی یاد آیا

صدمے فرقت کے سہے قید جفا بھی جھیلی
جب سے اس حور پہ اپنا دل ناشاد آیا

بندہ حسن کیا جب سے خدا نے مجھکو
تیرے حصہ مین صنم حسن خدا داد آیا

زخم کہنہ نہ ہرے ہونے ابھی پائے تھے
کہ پئے مشق جفا وہ ستم ایجاد آیا

رحم کچھ انکو مرے حال پہ آیا منن
بیڑیان کاٹنے اسوقت جو حداد آیا

ب

قسمت لڑی ہے میری خدا مہربان ہوا اب
ہو جاسے وصل آج یہ مجھکو گمان ہوا اب

نالہ کبھی ہے آہ کبھی ہجر یار مین
بتلاؤ تو یہ کونسا طرز فغان ہے اب

مدت ہوئی ہے عشق سے توبہ کئے ہوے
کیا پوچھتے ہو تم دل مضطر کہان ہے اب

اقرار وصل آپ نے کیا اس سے کرلیا
پہلو مین میرے دل جو بہت شادمان ہے اب

کیونکر بچے گا اپنے نشانے سے دل مرا
انکی نگاہ تیر ہے ابرو کمان ہے اب

مرجھائے گل ہین پتون کے منہ زرد ہو گئین
فصل بہار کہتے ہین کسکو کہان ہے اب

کیا اور گل کھلائیگا گلشن مین پنپا
مصروف سیر صحن چمن باغبان ہے اب

مرجھا گیا ہے دل کا کنول ہو قریب مرگ
منّن بہار جا چکی فصل خزان ہے اب

چہچہہ زن ہے جواب صحن چمن مین عندلیب
فصل گل کے جاتے ہی ہوگی محن مین عندلیب

ہوگیا سرسبز گلشن آگئی فصل بہار
مژدہ اے صیاد پھر آئی چمن مین عندلیب

کھلکھلا کر ہنس دیے غنچہ چمن مین اسلیئے
اب نہین پھولے سماتی پیرہن مین عندلیب

طرز سیکھے نالہ و فریاد کا ہم سے ابھی
بحث کیا کرتی ہے افلاک سخن مین عندلیب

قصۂ فرقت زبانی سنکے یہ مجھسے کہا
رکھدیا تیرا لقب اس انجمن مین عندلیب

خوش بیانی ختم ہے جادو بیانی ختم ہے
بزم مین طوطی ہے تو صحن چمن مین عندلیب

باغبان نے چھولیا آکر اگر اک پھول بھی
ہوگئی اس صدمے سے بسمل چمن مین عندلیب

بعد مرنے کے ہی بوے گل مین یہ لپٹی ہوئی
کیا نصیبا ہے کہ ہے ایسے کفن مین عندلیب

دل مین ہی نشو و نما داغون کا ہی فصل بہار
کس لیے آتی نہین میرے چمن مین عندلیب

دل جگر اس طرح اونکی زلف ولب مین ہین اسیر
لعل ہون جیسے یمن مین اور چمن مین عندلیب

دوستون سے جب ملے اے دل وہی ہین چہچہے
مین نہین آیا ہون آتی ہے وطن مین عندلیب

دھوم ہوگی ہند مین اب خوش بیانی کی منّن
ہون خدا کے فضل سے طرز سخن مین عندلیب

ب

جذب نے آج دکھایا یہ اثر آپ سے آپ
غیر کے گھر سے وہ اٹھ آے ادھر آپسے آپ

جب مین جانون کہ اثر کچھ ہی مری آہ مین
چارہ ساز وہ سے چلے آئین مگر آپسے آپ

اللہ اللہ نظر پڑتی ہے جب اس بت پہ
دو ہری ہوتی ہے نزاکت سے کمر آپسے آپ

کیا ہدف ناوک مژگان کا بناؤگے مجھے
دیکھتے ہو جو مری جان ادھر آپسے آپ

کیا وہ پھر آج رقیبون کے یہان آتے ہین
بے سبب تو نہین یہ درد جگر آپسے آپ

چلے جانا ابھی کیا جلدی ہے شب باقی ہی
آنکھ کھل جائیگی ہنگام سحر آپسے آپ

پردۂ شب مین وہ چھپ کر جو چلے آئینگے
رشک فردوس بنے گا مرا گھر آپسے آپ

فرط الفت سے وہ روئینگے بہت اے منّن
میرے مرنے کی انھین ہوگی خبر آپسے آپ

ت

سرو قامت ہی تمہارا جو شجر کی صورت
تو یہ ادبھرا ہوا جوبن ہے ثمر کی صورت

ہو مقابل گل عارض سے تری کیا ہے مجال
کچھ نہین ہے ترے آگے گل تر کی صورت

نالے کرتا ہون مین ہر روز تری فرقت مین
کہین دکھلاے خدا جلد اثر کی صورت

وہ صنم کان جواہر ہے سراپا واللہ
لب ہین یاقوت تو دندان ہین گہر کی صورت

خاک ہو ہو کے گرین گے ابھی یہ سیاتون افلاک
آہ اس دل سے جو نکلے گی شرر کی صورت

واقعہ طور کا پھر آج جہان مین ہوگا
پردۂ در سے وہ نکلین گے قمر کی صورت

ماہ سے دیتے ہو تمثیل غلط ہے منن
تمنے دیکھی بھی ہے اس رشک قمر کی صورت

ٹ

نگاہ ناز نے کچھ اسطرح لگائی چوٹ
اُتر کے دل سے جگر تک ہمارے آئی چوٹ

شب وصال نہ پوچھو کہ ہجر مین کیا کیا
ترے فراق مین کمبخت دل نے کھائی چوٹ

تڑپ کے ہو گیا بے ہوش صورت موسیٰ
کسی کی دید سے اس دل نے یہ اٹھائی چوٹ

تمہارے تیر نظر سے نہ بچ سکا کوئی
اگر جگر سے بچائی تو دل پہ آئی چوٹ

بدل بدل کے وہ تیور جو مسکرائے منن
سنبھل سنبھل کے مرے دل نے خوب کھائی چوٹ

ث

مین ہون غربت مین گرفتار محن کیا باعث
کانٹے کھائی ہے مجھے یاد وطن کیا باعث

کیا اسے طرز فریب اور کوئی یاد آیا ہے
مجھسے وہ بت جو ہوا گرم سخن کیا باعث

ہے دہن غنچہ سربستہ مگر ہے معدوم
لب سے شرمندہ بھی ہے برگ سمن کیا باعث

نام انصاف اسی جور کا ہے کیا ظالم
غیر کو عیش مجھے قید محن کیا باعث

زخم دل آج ہے بے رنگ خدا خیر کرے
درد ہوتا ہے کبھی گاہ چبھن کیا باعث

عشق و غایت مرے جاتے ہین اہل دنیا
اسے کہتے بھی ہین ہیر دار محن کیا باعث

طبع نازک پہ ہے کیا بار گران کچھ تو کہو
کس لیے آج ہے ماتھے پہ شکن کیا باعث

باغبان شاد ہے بلبل بھی ہے خوش اے منن
اب تو کچھ اور ہی ہے رنگ چمن کیا باعث

ج

ہین پریشانی سے مضطر آپ کس کے غم مین آج
دست رنگین اُٹھ رہے ہین کس لئے ماتم میں آج

تم نہین ہو تو بتاؤ کون ہے ایسا حسین
دھوم کس کے حسن رعنا کی ہے عالم مین آج

کام اُن بانکی اداؤن نے کیا میرا تمام — دم نکلجاے گا اپنا آہ کوئی دم مین آج
اک رقیب روسیہ کے مرگ سے جاری ہین اشک — المدد اے ضبط وہ روتے ہین کسکے غم مین آج
یا الٰہی خیر کرنا تو دل گم گشتہ کی — پھرتی ہے تصویر اُسکی میری چشم نم مین آج
اے جوانان جہان مین وہ جوانا مرگ ہون — خون کے روتی ہے آنسو موت جسکے غم مین آج
کس بلا کا سامنا ہے خیر کرنا لے خدا — دل پھنسا جاتا ہے میرا گیسوے پر خم مین آج
شرم سے وہ چپ ہین مین غیرت سے بزم غیر مین — ہے مزے کی دل لگی دونون ہین اک عالم مین آج

یاد ہے کل شب کی ہاتا پائی اے مومن
اب نہین آنے کے وہ بھولے سے تیرے دم مین آج

ج

پہلو مین یار جب نہین سارا جہان ہے ہیچ — ساغر شراب ہیچ ہے پیر مغان سے ہیچ
وہ بت مجھے ملے میری قسمت بھلا کہان — ایسا خیال ہیچ ہے ایسا گمان ہے ہیچ
مہمان رات بھر کا ہون تشریف لائیے — آنا سحر کو آپ کا جان جہان ہے ہیچ
مجروح دل جگر نہ ہوا جس سے جان جان — تیری قسم نظر مین وہ تیر و کمان ہے ہیچ
یون تو ہزار ہا ہین حسینان خوبرو — لیکن تمہارے سامنے سارا جہان ہے ہیچ
ہم کو فراق یار مین دونون ہین ایکسان — فصل بہار ہیچ ہے فصل خزان ہے ہیچ
توبہ کرو مین توبہ کرونگا بہار مین — اے شیخ یہ خیال غلط یہ گمان ہے ہیچ
ہے زندگی تو آئیگی پھر فصل گل یہان — اے عندلیب صبر کر آہ و فغان ہے ہیچ

ہو دشت کربلا مین زیارت حسین کی
بیٹھے ہو کیا مومن کہ یہ ہندوستان ہے ہیچ

ح

وہ تیغ کھینچے ہوے آئے ہین قضا کیطرح — اُتارلے کہو مانی سے اس ادا کیطرح
الٰہی خیر ہو دل آج کل پریشان ہے — خیال زلف سے ہے لپٹا ہوا بلا کی طرح
انہین سے زندگی اور موت عاشقونکی ہے — یہ بت خدا تو نہین پر ہین ناخدا کی طرح
کھنچی تو آپ کی تلوار نے قیامت کی — نگاہ پھیر لی معشوق بے وفا کی طرح
مجھے تو درد محبت نے وہ دیا ہے مزا — دعائین مانگتا ہون پھر اُسکے بلا کی طرح
لگے ہین [illegible] کیا اچھی طرح [illegible] — کہ جیسے آگئی سر پر مرے بلا کی طرح
[illegible] اُدہی دل مین [illegible] کرتا ہے — کہ یہ مکان بھی ہے خانہ خدا کی طرح

وہ وقت قتل یہ ہنس ہنس کے مجھسے کہتے ہین — ملینگے خون ترا ہاتھ مین حنا کی طرح

مہ چار وہ کہتے ہین جسکو اہل جہان — وہ اُن کے سامنے ہے نقش پا کیطرح

یہ شوق چاہتا ہی آج اپنا اے متین
وہ خون دل کا ملین ہاتھ مین حنا کیطرح

خ

ساز غیرون سے ہی بہم اے چرخ — مجھپہ کرتا ہے کیون ستم اے چرخ

ہجر دلبر مین یہ ہوا ہون نحیف — چل نہین سکتا دو قدم اے چرخ

اسقدر کجروی نکر ہم ہین — کشتۂ خنجر ستم اے چرخ

تری گردش سے غیر ہون پامال — مجھپہ خالق کا ہے کرم اے چرخ

قابل رحم حال ہے اپنا — اور کرتا ہے تو ستم اے چرخ

حرج کیا تھا ترا کہ ہم اور وہ — دو گھڑی بیٹھتے بہم اے چرخ

دور مین تیرے پی دوا بھی اگر — حق مین میرے ہوئی وہ سم اے چرخ

ہجر کا غم بہت ہے متین کو
اب نہ دے اور کچھ الم اے چرخ

دال

تربت پہ میری کہتے ہین مجھپہ بادفا کے بعد — بتلا کہ تو نے چین بھی پایا قضا کے بعد

جبتک ہی اُنکے پاس نہین قدر کچھ انہین — پچھتائینگے بہت وہ دل باوفا کے بعد

لیکر گئی ہے باد سحر اب وہان پیام — قاصد سلام کہنا مرا تو صبا کے بعد

پوچھین بیان کا حال تو یہ کہنا نامہ بر — ترا ہی ذکر خیر ہے ذکر خدا کے بعد

جسدم گلے سے اُنکو لگایا شب وصال — غل ہے حجابیون نے مچایا حیا کے بعد

بے چین ہو گئے محفل اغیار مین بہت — نالے کرونگا جبکہ مین آہ رسا کے بعد

کیا خوب کر رہے ہین علاج مریض غم — کرتے ہین جام زہر عطا [illegible] دوا کے بعد

قاصد جواب خط کا سنائیگا اب کسے — آیا پلٹ کے بھی تو ہماری قضا کے بعد

اچھا طریقہ تمنے نکالا ہے قتل کا — تیر مژہ لگاتے ہو تیغ ادا کے بعد

کرتے ہین جور اور پشیمان بھی ہوتے ہین — تو یہ بھی کرتے جاتے ہین ظلم و جفا کے بعد

کیونکر خیال امت عاصی نہ ہو انہین — ہین فخر کائنات محمدؐ خدا کے بعد

رنگ اور شوخ ہوگا یہ کہدو ذرا متین

دل کا ہمارے خون ملین وہ حنا کے بعد

ڈال

اُس بت کو ہے جو شعلۂ رخسار پر گھمنڈ
کرتا ہون مین بھی آہ شرربار پر گھمنڈ

خود آئین گے تمہارے خریدار دوڑ کر
یوسف نہین جو تم کرو بازار پر گھمنڈ

سہرا اس کے سر پہ ہے جو ہو تمہارے پاس
یون تو ہی سب کو طرۂ طرار پر گھمنڈ

مشکلکشا سے دہر مین حاجت روا ہے
ہو کسطرح نہ حیدر کرار پر گھمنڈ

کھینچتے ہین جو رقیب تو کھینچنے دو اے منن
کیا خاک ہم کرین دل بیمار پر گھمنڈ

ذال

بھیجے ہین یار کو خط لکھکے جو اکثر کاغذ
رکھتے ہین اپنا دماغ عرش برین پر کاغذ

چلبلا شوخ ہو کمسن ہو جو اس محفل مین
دینا اس حور کو اے میری پیمبر کاغذ

خط اُسے دیکے مرا نام جو لیگا قاصد
چاک کر ڈالے گا فوراً وہ ستمگر کاغذ

حال بیتابئ دل تھا جو رقم نامہ مین
بنگیا ہاتھ مین اُس بت کے کبوتر کاغذ

کشتۂ عشق سلامت ہے تو دکھلادیگا
خود بخود جائیگا اُس جا مرا اُڑکر کاغذ

صاحب الامر کی خدمت مین پہنچ جاتی ہین
لکھکے دریا مین بہاتے ہین جو اکثر کاغذ

خون دل سے جو لکھا نامہ منن اُس بت کو
بخدا بنگیا رشک گل احمر کاغذ

رے

دیکھکر اس حور کی زلف پریشان تا کمر
چاک وحشت مین کیا اپنا گریبان تا کمر

ہوکسی لیلےٰ صفت کے عشق مین پامال
مثل مجنون چاک ہے سارا گریبان تا کمر

اشکباری گر کریگا اُنکی زلفون کا اسیر
ڈوب جائیگی ابھی دیوار زندان تا کمر

دیکھ پائے ناخن پا کو جو تیرے ای صنم
ڈوب جائے ابر مین یہ ماہتابان تا کمر

ایک جام مے پہ رندو نین یہ حجت ہو گئی
میان سے کھنچ کھنچ گئی شمشیر بران تا کمر

نیمچہ نیچی نگاہون سے جو تمنے سر کیا
رہگئے کٹ کٹ کے ساری دلکے ارمان تا کمر

ہجر کی شب مین یہ کیا مجھکو بہا لیجائیگا
آگیا سیلاب اشک چشم گریان تا کمر

قید الفت مین جو کھینچی آہ سوزان ای منن
راکھ ہوکر رہگئی دیوار زندان تا کمر

دکھا دونگا اثر آہون کا سرگرم فغان ہوکر
ہلا دونگا فلک کو مین نحیف و ناتوان ہوکر

کبھی تو ہمکو بھی دیکھو نگاہ لطف سے اے جان
کبھی تو پاس آ جاؤ ہمارے مہربان ہو کر

تمہارے حسن کی شہرت ہوئی ہو کیسے مرنے سے
تمہارا نام روشن کر دیا خود بے نشان ہو کر

ابھی کل تک جو دم بھرتے تھے غیروں کی محبت کا
خدا کی شان وہ آتے ہین مجھپر مہربان ہو کر

تمہاری یاد دل مین چٹکیان لیتی ہے رہ رہکر
اُسے تکلیف دیتی ہے اُسکی میہمان ہو کر

رہون اس حال مین کسطرح زندہ یہ تو سمجھو تم
نہان رہتے ہو نظرون سے میری روح روان ہو کر

بہت اغیار کی چاہت پہ غرا تھا او تھین لیکن
دکھا دون گا اثر ضبط فغان کا ناتوان ہو کر

یہ بچپن ہی غضب کا جب ہے تیرا او جفا پیشا
کرے گا حشر ہی ظالم تو اک دن نوجوان ہو کر

کہو منن کوئی حسرت تو اب دل مین نہین باقی
کسی کا وصل مین کہنا یہ ہائے مہربان ہو کر

ڑے

مضطرب مقتل مین مجھکو آج اے قاتل نہ چھوڑ
نیم بسمل کو خدا کے واسطے بسمل نہ چھوڑ

مسکرا کر او ستمگر اور اک اوچھا سا ہاتھ
مجھکو محروم قضا لِلّٰہ اے قاتل نہ چھوڑ

مضطرب مجنون ہے اے لیلی تری دیدار کا
شرم کا پردہ اُٹھا دے پردہ محمل نہ چھوڑ

منزل الفت ہو اے دل رہ یہان ثابت قدم
قتل ہو جا شوق سے پر دامن قاتل نہ چھوڑ

ہے یہی وقت اے منن اب چوکنا بیکار ہے
اے شہید ناز تو بھی دامن قاتل نہ چھوڑ

زے

پھر سنا دے مجھے ذرا آواز
کیا ہی دلکش ہے دلربا آواز

نغمہ سنجی نہ پھر کرے بلبل
جو سنے تیری مہ لقا آواز

سنکے نالون کو میرے وہ بولے
یہ ہے کچھ گوش آشنا آواز

حسرت وصل لے کے جاتا ہون
آئے گی یہ پس فنا آواز

دشت غربت مین بھی تصور سے
مین سنون گا تری سدا آواز

اُسکی تعریف کیا ہو اے منن
بھولی صورت ہے دلربا آواز

سین

یون ہی ہجوم یاس مرے دل کے آس پاس
جس طرح ابر ہو مہ کامل کے آس پاس

جب سے کہ غرق بحر محبت ہوا ہے دل
رہتا ہون بحر عشق کے ساحل کے آس پاس

اک ہاتھ پھر لگا دے کہ ہو کام ہی تمام
قاتل کوئی نہین تری بسمل کے آس پاس

حسرت الگ ہے یاس و تمنا جدا جدا
تیمار دار جمع ہین بسمل کے آس پاس

یہ قید ہون گے فصل بہاری مین آہ آہ
صیاد پھر رہا ہے عنادل کے آس پاس

میت لحد مین رکھکے یہ غائب ہوے عزیز
آتا نہین ہے ایک بھی منزل کے آس پاس

دیکھا ہے اپنی آنکھ سے صحرائے نجد مین
مجنون کی خاک اوڑتی ہے محمل کے آس پاس

کیا پھر امتحان وہ سوے قتل گہ چلا
مجمع ہے کسلیئے میرے قاتل کے آس پاس

پردہ اٹھاکے قیس نے نظارا کر لیا
جب کوئی تھا نہ لیلیٰ محمل کے آس پاس

انجام کار دیکھئے اس کا ہو کیا ممنن
بیٹھے ہین غیر اس مہِ کامل کے آس پاس

شین

دل کے لئے ہے ایک دل آزار کی تلاش
اس جنس کیلیئے ہے خریدار کی تلاش

دشمن کی ہے تلاش نہ دلدار کی تلاش
مجھ گم شدہ کو ہے دل غمخوار کی تلاش

اسدرجہ خوگر ستم و رنج ہو گیا
رہتی ہے دل کو میرے جفاکار کی تلاش

ہر وقت کوے یار مین جانیکی فکر ہے
بلبل کیطرح رہتی ہے گلزار کی تلاش

ہے کون سخت جان کہ قاتل کو بار بار
خنجر کی فکر ہے کبھی تلوار کی تلاش

سب مستعد ہین مرنے کو قاتل کی دیر ہے
ہے قافلہ کو قافلہ سالار کی تلاش

اللہ رے جستجو مری مرنیکے بعد بھی
بنکے غبار کرتا ہون مین یار کی تلاش

سامان مے کشی بھی ہے اور باغ بھی ہے شیخ
ساقی کو اب ہے ابر گہربار کی تلاش

اتنا مزا کسی کے ستم مین ہمین ملا
رہتی ہے روز ایک ستمگار کی تلاش

صد شکر آپ مل گئی گلشن مین جان جان
مجھکو بہت دنون سے ہے سرکار کی تلاش

دیر و حرم مین خاک اڑاتی ہین اے ممنن
رہتی ہے ہمکو اک بت عیار کی تلاش

ضاد

جہانمین پائے گا کسطرح نہال حریص
بدی کا بد ہے نتیجہ یہ ہے مآل حریص

ہمیشہ حرص و ہوس مین دل گرفتہ رہے
سوائے اسکے نہین اور کچھ مآل حریص

بتاؤ عیش مین کسطرح عمر کٹتی ہے
ہے ہر ایک سے یارب یہی سوال حریص

جبتک کے غنچہ تو بیشک ہنسے تمہارے حضور
دگر نہ کھول سکے لب ہے کب مجال حریص

حسین جہان کوئی دیکھا مچل گیا فوراً
ہمارے پاس یہ دل ہے کہ ہے خیال حریص

طلب یہ بوسے کی کیتے ہین مجھے ای منن
کہ یار و نہین ہوتا کبھی نہال حریص

ضاد

ساقی فراق یار مین کیا جام سے غرض
تا کام کو نہین ہے کسی کام سے غرض

مطلب نہ عشق سے نہ آرام سے غرض
جیتا ہون جسکا نام ہے اُس نام سے غرض

سرشار مین تو ہون مے الفت سے ساقیا
شیشہ سے واسطہ ہے نہ ہی جام سے غرض

عاشق ہون تیرے حسن پہ تیری سوا صنم
دلبر کی ہے ہوس نہ دلارام سے غرض

ہے جستجو سے یار مین تکلیف عین عیش
اے چارہ گر نہین غم ایام سے غرض

بیخود کسی کی یاد مین رہتا ہون اتدن
ساقی کی یاد ہے نہ مجھے جام سے غرض

کمبخت بدنصیب دل مضطرب ٹھہر
کچھ بھی نہین تجھے سحر و شام سے غرض

بیخود کسی کے عشق مین ہون کسقدر منن
آغاز کی خبر ہے نہ انجام سے غرض

طوے

اشک آنکھو نہین جو بھر آے دم تسطیر خط
پی گیا اس خوف سے مٹ جائیگی تحریر خط

حال مجھ دیوانہ گیسو کا لکھے گر کوئی
حرف سارے زلف ہو جائین بنین زنجیر خط

ہوتے ہی آغاز اُسکے مٹگیا اُنکا غرور
دیکھ لی ہمنے جہان مین منقلب تاثیر خط

قاصد اُس لامکان کا کچھ نہین چلتا پتا
کسطرح بھیجون اُسے اب کیا کرون تدبیر خط

ہون وہ دیوانہ کہ مرشد قیس لکھتا تھا مجھے
اکثر اس عنوان سے جاری رہی تحریر خط

حال بیتابی دل لکھا جو مین نے اسے منن
وہ ہوسکے افسردہ پڑھکے یہ ہوئی تاثیر خط

ظوے

عشق مین ایک فرنگن کے ہون حیران واعظ
نہ تو کافر ہی ہون مین اور نہ مسلمان واعظ

جب سے دیکھا ہے مجھے خون مین غلطان واعظ
قتل کرکے مجھے قاتل ہے پشیمان واعظ

پوچھتا کیا ہے تو آل شب ہجران واعظ
مین تو ہون دہیان مین زلفون کے پریشان واعظ

بزم مین اس بت خونخوار کے یہ دیکھا عالم
مضطرب زاہد دیرینہ ہی حیران واعظ

دیکھیے بخشے گا یا نہ مجھکو بخشے گا خدا
کسقدر ہو نہین گنا ہو نسے پشیمان واعظ

آگ دوزخ کی جلائے مجھے کیا طاقت ہے
مین ازل سے ہون غلام شہ مردان واعظ

کچھ نہ پوچھ کہ شب ہجر بسر کیونکر کی
دل کی الجھن سے مجھے ہوگیا ہیجان واعظ

رحم کچھ حال پہ اُس ابر کرم نے کہا یا
ڈہونڈتے تھے یہ جسے دیدۂ گریاں واعظ

عشق نے ایک بنا رکھی ہی حالت سبکی
مین خجل آہ سے نالے سے پشیمان واعظ

فصل گل آتے ہی سب رنج خزان بھولگئے
غنچے کرنے لگے مرغان خوش الحان واعظ

نازہ ہوا اُسکی کریمی پہ وگرنہ **منن**
لائق نار ہین نا چیز کے عصیان واعظ

گردن ہین تو یہ کہتے ہے تخت رضوان واعظ
حواس آپکے اسوقت ہین کہان واعظ

خدا سے حشر مین کہدونگا نازہی تجہپر
کچہ ادعاے اطاعت نہین یہان واعظ

گذر نہ ہوسکا اسکا تو کوے جانا نہین
نہ پہونچی آہ یہ ورنہ کہان کہان واعظ

اب آہ ونالہ بہی دقت سے لب پر آتا ہی
ہوا ہون ہجر مین یہ زار وناتوان واعظ

خرام ناز نے کسکی یہ حشر ڈہایا ہے
صدائے نغمۂ بلبل ہے الامان واعظ

شب فراق ہین مین سوز عشق سے شب بہر
جلا کیا تپ فرقت سے شمع سان واعظ

نہ جانے جوش جنون مین چلا گیا کس جا
کہین ملا نہ **منن** کا ہمین نشان واعظ

عین

شکوہ کرتے ہین تو ہوتی ہی مروت مانع
آہ کیونکر کرین ہی ضبط محبت مانع

اپنی قسمت سے ہی شکوہ نہین قاتل کا گلا
قتل وہ کرتا نہ ہوتی جو نزاکت مانع

کھینچکر شوق اُسے لائیگا سوے مقتل
کہین جانباز کو ہوتی ہے نزاکت مانع

صاف انکار کیا وصل سے آخر اُس نے
بیمروت کو ہوئی کچہ نہ مروت مانع

قبر مین ظلم نکیرین کرینگے کیون کر
کیا نہ ہو جائے گی حیدر کی شفاعت مانع

جان دینا تھی ضرور آپ کو فرقت مین **منن**
ہوگئے آکے یہان احکام شریعت مانع

عین

نرگس ہی آنکھ پھول ہے رخ قد یار باغ
وہ رونق چمن ہی تو مین ہون بہار باغ

گلچین نہال حسن پہ ہے آشیان مرا
بلبل کیطرح مین بھی ہون اک جان نثار باغ

غنچے چٹک کے کہتے ہین مجھسے ہی آبتاب
نہر روان کا قول ہی مین ہون بہار باغ

پیری مین وہ شباب کی باتین کہان نصیب
اب لوٹلی خزان نے سراسر بہار باغ

فصل خزان مین آئیگی بلبل جو سیر کو

رو لوائیگا اُسے بھی منن حال زار باغ

ن

دست وحشت جب بڑھی جیب گریبانکی طرف
لیچلا جوش جنون ہمکو بیابانکی طرف

پھر ہوا ے زلف پیچانسے پریشانی بڑھی
پھر خیال بنا گیا اس آفت جانکی طرف

پھر ہوا سودا کہ زلف یار سر مین جاگزین
دل ہوا مائل نسیم سنبلستانکی طرف

بیکسی پر رو یا کرے بیٹھی ہوئی قبر کے پاس
حسرتین اندہی رہین گور غریبانکی طرف

پھٹ گیا آخر تڑپ کر دل چلو فرصت ہوئی
تھا ابھی کمبخت ہر لحظہ اس آفت جانکی طرف

وہ پریشان ہو گئے کھلا گیا منہ چاند سا
آ گئے بھولے سے جب گور غریبانکی طرف

وہ تصویر مین جو آئے شب کو مجہ بیکس کے پاس
بڑھ گیا دست تمنا اُن کے دامانکی طرف

کیا رہا دنیا مین منن پھر کسیکا اعتبار
دوست دل سا ہو گیا جب دشمن جانکی طرف

قاف

کیون نہ جھیلین ستم و جور و جفائین عاشق
بھول سکتے ہین کبھی انکی ادائین عاشق

دل ہتیلی پہ لئے بیٹھے ہین سب محفل مین
دو ادا جان تو ابھی نذر دکھائین عاشق

زلزلے مین ہے زمین غصہ ہے قاتل کو سوا
کہدو مضبوط کمر باندھکے آئین عاشق

ہو خوشی یار کی تو دار پہ بھی چڑھ جائین
مثل منصور نہ دیتی ہین صدائین عاشق

تم نہین سنتے ہو اچھا تو انصاف ہے شرط
حال زار اپنا کسے جاکے سنائین عاشق

اسقدر مجمع عشاق سے گھبرائے ہین
کہتے ہین اب مرے کوچہ مین نہ آئین عاشق

صدمہ جو دل پہ گذر رہا ہے بیان کیا ہو منن
سنتے ہین وصل کی شب جبکہ اذانین عاشق

کاف

سنا افسانہ دل سر بسر اول سے آخر تک
ہوئے یہ غم رہی با چشم تر اول سے آخر تک

بہت مشکل ہے راہ عشق مین ثابت قدم رہنا
رکھے اسکا خیال اے دل بشر اول سے آخر تک

جہان مین آکے نام قیس کو زندہ کیا مین نے
خوشی سے شام ہجران کی بسر اول سے آخر تک

یہ سامان دل لگے ہیہات کا غربت مین مہیا تھا
خیال یار تھا پیش نظر اول سے آخر تک

وہ فرماتے ہین نالے تو نہین کرتا ہے مدت سے
دکھایا ضبط دل نے یہ اثر اول سے آخر تک

یہ سوز عشق نے پہونکا شہید ناز کو تیرے
کہ بہ نکلے خون کے بدلے شرر اول سے آخر تک

بیان قاصد کا ہے رو دیا کہتے وہ فرط الفت سے
سنی جب مرگ عاشق کی خبر اول سے آخر تک

نہ بھولونگا کبھی احسان ای منن کہ فرقت مین
رہا مونس مرا درد جگر اول سے آخر تک

گاف

ہر اک ادا ہے یار کی قاتل الگ الگ
مذبوح جس سے ہین جگر و دل الگ الگ

ہر اک ادا کا یون ہین نرالا رہا جو ڈھنگ
لوٹین گے خاک پر ترے بسمل الگ الگ

دم دیکے راستے مین نہ خط چھین لین رقیب
رہنا پیامبر سر منزل الگ الگ

کسواسطے اُٹھاتے ہو تم ہمکو اے صنم
بیٹھے ہین سب سے ہم سر محفل الگ الگ

اُن کے ستم بھی جور فلک بھی اور ایک ہم
آفت جدا جدا ہے یہ مشکل الگ الگ

وہ کون سخت جان ہے جسکے لیے یہان
کھینچے ہوے ہین تیغین جو قاتل الگ الگ

دشمن بھی اور دوست بھی ہین کوے یار مین
سب ہو رہے ہین بزم مین شامل الگ الگ

جب سے پیام وصل دیا مین نے ناصحا
رہتا ہے مجھسے وہ مہ کامل الگ الگ

اونکی ادائین مانگتی ہین روز ایک دل
اک دل کے کسطرح بنین سو دل الگ الگ

یہ سخت جانیون سے مری تنگ آگیا
کہتا ہے مجھکو دیکھ کے قاتل الگ الگ

سنکر پیام وصل وہ کہتے ہین ناز سے
بر آئیگی نہ حسرت باطل الگ الگ

مایوس ہو کے عشق مین دیتا ہون جان آج
ارمان دور خواہش باطل الگ الگ

بد قسمتی یہ دیکھو کہ مقتل مین اے منن
رہتا ہے مجھسے خنجر قاتل الگ الگ

لام

ڈھونڈھتا ہے انھین ہونٹونکا اشارا بسمل
تم کہو تو ابھی جی جاے تمھارا بسمل

قاتل اک ہاتھ مین نیرنگ جہان دکھلاے
چشم عبرت سے یہ کرتا ہوا اشارا بسمل

میرے دم توڑنے کا دیکھ تماشہ ہے نیا
نزع کے وقت یہ کہتا ہی تمھارا بسمل

کہا قاتل نے سبکدوش کرونگا تجھکو
تیری تکلیف نہین مجھکو گوارا بسمل

تیر مژگان سے ترے پہلے ہوا تھا گھائل
تیغ ابرو سے ہوا ہون مین دوبارا بسمل

نیم جان دیکھ کے مجھکو یہ کہا قاتل نے
آج رخصت ہی غریب ایک ہمارا بسمل

حشر مین خون کے دعوے سے وہ گھبراتے ہین
کہتے ہین چپ رہین اسوقت خدارا بسمل

ایک کا ایک ہے سودائی خدا خیر کرے
تیغ پیاری ہے اُسے تیغ کو پیارا بسمل

خود گلا کاٹ کے رکھدے وہ انھین قدمون پر
دیکھ لے جو تری نظرونکا اشارا بسمل

مرکے ہو جائین نہ کیون مثل نصیری زندہ ۔ یا علیؑ آپ کا رکھتے ہین سہارا بسمل

رکھکے خنجر وہ گلے پر مری کہتے ہین مفتن
کہ تڑپتا ہی نہین کوئی ہمارا بسمل

کسی بت کو دل مین چھپانے سے حاصل ۔ صنم خانہ کعبہ بنانے سے حاصل
سنا کر وہ مجھکو رقیبون سے بولے ۔ کہ غیرون کی محفل مین جانیسے حاصل
وہ ظالم ہے بے درد سفاک قاتل ۔ اسے درد دل کا سنانے سے حاصل
نہ پہنچے جو یہ تیر یا رب اثر تک ۔ تو دست دعا پھر اٹھانے سے حاصل
نہ برباد کر زیست ہی چند روزہ ۔ عبث بار الفت اٹھانے سے حاصل
کہو ستانہ عشق ناداغ سمجھو ۔ ہوا ہمکو یہ دل لگانے سے حاصل
جو عاجز ہو خود جان سے اپنی ایجان ۔ بتاؤ اُسے کیا ستانے سے حاصل
جو دیکھا ہے قاصد وہان جاکے کہنا ۔ یہ تھا حال تجھکو دکھانیسے حاصل
خدا بھی اُسی کی طرف ہوگا بیشک ۔ قیامت مین کیا ہوگا جانیسے حاصل
ہون اب اور دو اک شہید محبت ۔ یہ ہے اُسکا مہندی لگانیسے حاصل
اب آرام سے سو رہے ہین لحد مین ۔ نکیرین ہمکو جگانے سے حاصل
کیا قتل جسوقت اس بت نے مجھکو ۔ مین سمجھا یہ ہے دل لگانیسے حاصل
شکار اجل ہو گیا دم مین قارون ۔ اُسے کب ہوا کچھ خزانے سے حاصل
تڑپ جائے عاشق یہ مطلب ہے اُنکا ۔ نہین پھر تصور مین آنے سے حاصل
یہ ظلم و جفا و ستم کس لیئے ہی ۔ جلانے ستانے رلانے سے حاصل
وہ کہتے ہین کسواسطے بند محرم ۔ اُبھرتا ہے جوبن دبلانے سے حاصل
نہ اے دل کبھی عشق کرنا بتون سے ۔ مصیبت مین دل کو پھنسانیسے حاصل
نہ آئیگا رحم بیدرد ہے وہ ۔ نہین درد دل کچھ سنانے سے حاصل

نہ شانا ہلاؤ کہ سوتا ہے مفتن
لحد مین اُسے کیا ستانے سے حاصل

شیدا ہوے ہین اک بت مہجبین کے ہم ۔ ہاتھون سے عشق کے نرہے اب کہین کے ہم
نرگس بھی ہمکو دیکھکے کرتی ہی آنکھ بند ۔ مارے ہوے ہین کیا نگہ شرمگین کے ہم

جاکر ہوئے اسیر بلا کوئے زلف مین
کسنے مین آگئے دل اندوہگین کے ہم

جاتی ہے رات وصل کی کچھ تو جواب دو
ہین منتظر تمہاری فقط ہان نہین کی ہم

ای منعمو ہو دولت دنیا تمہین نصیب
طالب ہین آسمان سے دو گز زمین کے ہم

دل کی خلش مٹائی کیا درد کو بھی کم
مشکور ہین بہت ہدف دلنشین کی ہم

مجنون کیطرح چاک گریبان ہے آجکل
عاشق ہوئے ہین لیلی محمل نشین کی ہم

یارب ہزار دن سال وہ یونہین سنا کرین
قصے کہا کرین دل اندوہگین کے ہم

کیون کر کرین نہ فخر مقدر پہ اسے متین
پہلو مین بیٹھتے ہین بت نازنین کے ہم

نون

کونسا وہ سر ہے جسمین زلف کا سودا نہین
کونسی وہ بزم ہے جسمین ترا چرچا نہین

گلشن عالم مین گل سمجھے کوئی اچھا نہین
حسن یوسف کا سنا ہے آنکھ سے دیکھا نہین

اور کچھ ارمان دل مین جان جان چھلا نہین
ایک حسرت وصل کی ہے اسپے پروا نہین

وقت آخر دیکھکر وہ مجھکو فرمانے لگے
مہمان کچھ دیر کا ہے اسکا حال اچھا نہین

وقت آرایش جو کی آئینہ پر اسنے نظر
حسن خود کہنے لگا ایسا حسین دیکھا نہین

چشم نرگس بن گئی ہے اشتیاق دید مین
کون کہتا ہے کہ گلشن مین ترا چرچا نہین

ہو گیا قربان اک عاشق چلو فرصت ہوئی
اسقدر کیون مضطرب ہو کیا کوئی مرتا نہین

ہاسے وہ جھنجھلا کے کہنا وصل کی شب یار کا
چھیڑنا اسطرح ہمکو دیکھیئے اچھا نہین

آج کیا جاتی ہوئی دنیا نظر آئی تمہین
یون تو ورنہ پیار سے مجھکو کبھی پوچھا نہین

کسطرح آخر تڑپ کر رہگیا ارمان وصل
او دل آفت زدہ تونے بھی کچھ دیکھا نہین

وہم ہے شک ہے گمان ہے بال سے باریک ہے
اس سے بہتر اور مضمون کمر ملتا نہین

ہی غنیمت آپ کا دیدار ہی ہوتا رہے
یون تو میرے دل مین ایجان جہان کا کیا نہین

ایک بوسہ وصل کی شب دیکے بولے ناز سے
میرے ہی سر کی قسم اب اور کچھ کہنا نہین

خانماں برباد دل یاد آگیا یادش بخیر
اک زمانہ ہو گیا جب سے اُسے دیکھا نہین

وصل کی شب تیوری بدلے ہوئے بیٹھے ہین وہ
او دل راحت طلب اسوقت مین ڈرتا نہین

آفرین صد آفرین او بیمروت بے وفا
نزع کے عالم مین بھی تو دیکھنے آیا نہین

چتر شاہی کچھ نہین ظل ہما بھی کچھ نہین
سایۂ دیوار سے بہتر کوئی سایا نہین

ہم نجائین زاہد وگر مفت مین جنت ملی — کوچۂ جانان سے بہتر کوئی بھی کوچا نہین
ہو گئے بیہوش موسی بس یہی تھا شوق دید — اک نظر بھر کے بھی جلوہ یار کا دیکھا نہین
تو وہ یوسف ہے کہ یوسف کو بھی ہے ارمان دید — مصر کے بازار مین کوئی حسین تجھسا نہین
زلف کے پھندے مین آخر خود بخود جاکر پھنسا — لاکھ سمجھایا دل بیتاب نے مانا نہین
کوچۂ قاتل مین جاکر ہاتھ سے کھوئین تجھے — او دل بیتاب ہمنے اسلئے پالا نہین
جب ہوے بیہوش موسی حسن بولا ہنس کے یہ — واہ کیا دعوی تھا جو اچھی طرح دیکھا نہین
یہ تمہارے حسن روزافزون کی ہے عالم مین دھوم — حسن یوسف کا کوئی اب نام تک لیتا نہین
رحم آئیگا کبھی تو تمکو میرے حال پر — خود سمجھ جاؤ گے اکدن مین تو کچھ کہتا نہین
بزم مین دزدیدہ نظرین ہمنے ڈالین بارہا — دیکھنے کیطرح جی بھر کے انہین دیکھا نہین
اسطرح ہے حسرت دیدار جانان آج کل — دیدۂ مشتاق نے گویا کبھی دیکھا نہین
عیش وعشرت وصل و راحت سب خوشی مین ہین شریک — بیکسی مین آہ کوئی پوچھنے والا نہین
خیر وہ تو صاف ہی کر بیٹھے انکار وصال — او مروت تو نے بھی کچھ بڑھ کے سمجھایا نہین
کیون گل عارض پہ تیرے زلف بکھرائی نہین — چشمۂ خورشید مین کیون سانپ لہرایا نہین
بزم مین زانو دبا کے یار کا بیٹھے ہین غیر — المدد اے ضبط یہ ہمنے کبھی دیکھا نہین
کچھ دنون حسرت رہی ارمان کچھ دن رہگیا — خانۂ دل کو بھی خالی آج تک پایا نہین

اسکی بیتابی سے شہرت ہی تمہارے حسن کی
یہ وہی مضطر ہے جسکو تمنے پہچانا نہین

ہمارے پہلو مین اے یار جبکہ تو ہی نہین — تو بزم عیش کی کچھ دل کو آرزو ہی نہین
ہمارے دل کا تم ارمان پوچھتے کیا ہو — سوائے وصل بتان کوئی آرزو ہی نہین
صراحی و شب مہتاب و ساغر و مینا — ہمارے بزم مین سب کچھ ہے یار تو ہی نہین
چلا گیا مرے پہلو سے شکر ہے صد شکر — مجھے تری دل بیتاب جستجو ہی نہین
ہوئی ہے جب سے ترے حسن بینظیر کی دھوم — غبار قیس کو محمل کی جستجو ہی نہین
اگر نہ تمسے مرین ہم تو پھر مرین کسپر — حسین جہان مین کوئی تمسا خوبرو ہی نہین
لباس غم ہوا چاک جا بجا ایسا — کہ انمین بخیہ گر و حاجت رفو ہی نہین
جفاؤن کی تمہین عادت ہے تو مبارک ہو — مری سواے وفا کے اور کوئی خو ہی نہین

ہماری آنکھوں مین تم شوق سے پھرو آکر
سوائے اسکے جہان مین کچھ آرزو ہی نہین

تمہارے عارض پرنور سے ہو کیا نسبت
گلون مین رنگ نہین رنگ مین یہ بو ہی نہین

سوال وصل پہ دشنام دیکے فرمایا
ہماری بزم مین شائستہ گفتگو ہی نہین

چلے ہین منزل الفت مین بے خطر **منن**
ذرا خیال بد آموزی عدو ہی نہین

ظلم پر ظلم وہ ہر روز کیے جاتے ہین
بیحیا زیست ہے اپنی کہ جیے جاتے ہین

کام دیوانے یہ وحشت مین کیے جاتے ہین
رگ جان سے دل صد چاک سیے جاتے ہین

قتل ارمان ہوے تھے جو ہمارے دل مین
اشک حسرت سے انھین غسل دیے جاتے ہین

دل لیا چین لیا صبر و تحمل چھینا
اور پھر وصل سے انکار کیے جاتے ہین

حسرت و یاس و الم رنج و غم و درد ملال
بیکسی مین یہ مرا ساتھ دیے جاتے ہین

مضطرب کیون نہ ہون جب وہ کہین وقت رخصت
رونمائی مین دل زار لیے جاتے ہین

اس سے بہتر تھا مجھے قتل ہی کر دیتے آپ
اپنی رخصت کا مجھے داغ دیے جاتے ہین

فرقت یار مین یہ بادہ کشی ہے **منن**
مے اشک آنکھوں مین بھر بھر کے پیے جاتے ہین

محفل نشاط کی کہان بزم عدو کہان
اسکا سا رنگ اسمین کہان اسکی بو کہان

اگلا مذاق اگلی سی وہ گفتگو کہان
جو لکھنؤ تھا پہلے وہ اب لکھنؤ کہان

چرخ فلک پہ کوئی گیا کوئی طور پر
سب کو ہے جستجو تری بتلا ہے تو کہان

رستم ہے اب نہ سام ہے نے زال نامور
مٹی مین مل گئے تو رہے جنگجو کہان

کیا پوچھتا ہے تو مرے ارمان ناصحا
جب دل ہی مر گیا تو بھلا آرزو کہان

فرقت نصیب ہم ہین ہمین کچھ نہین خبر
ساغر کہان ہے یار کہان اور سبو کہان

فرقت مین ساقیا تن و جان کسے ہے ہوش
پہلو مین یار ہی نہین جام سبو کہان

بنکے شفق ہوا ہے عیان چرخ پر **منن**
لایا ہے رنگ آہ ہمارا لہو کہان

تیور کسی کے بگڑے ہوے پائے جاتے ہین
اغیار بزم یار مین بلوائے جاتے ہین

آثار جذب عشق کے یہ پائے جاتے ہین
وہ فاتحہ کو قبر پہ روز آئے جاتے ہین

اغیار بدنصیب سے پہنچا ہے رنج کیا
افشائے راز وصل کسی سے نہین کیا

کیون گل سے عارض آ کے کملا جاتی ہین
کیون آپ مجھکو دیکھکے شرمائے جاتی ہین

ہم عاشقون کو روز سر شام سے مثل شمع
جلوے فروغ حسن کے دکھلائے جاتے ہین

ترپتے اسطرح ہین حسرت و ارمان مرے دلمین — کہ موجین جسطرح پیچین ہون آغوش ساحل مین
اگر جلوہ فگن رہتے ہین وہ غیرونکی محفل مین — تو بتلادین مجھے مسکن یہ کسکا ہو مرے دلمین
بلا کا سامنا تھا آج ناصح کوے قاتل مین — کہ تیغین ڈر گئین چھپ چھپ گئین آغوش بسمل مین
نظر کیوا سطے کٹوا ئین تھین جو آپ نے پلکین — مثال تیر آ آ کے چبھین تھین وہ مری دل مین
فشار قبر مین بھی حسرت ماران ہین سیا تھ اپنے — شریک حال دو احباب ہین اس سخت مشکل مین
خدا کے سامنے وہ صاف مکرے ظلم سے اپنے — نہ کچھ بھی کہہ سکا افسوس مین انکے مقابل مین
نشان زخم اسکے سینہ مین موجود ہے ابتک — نگہہ کا تیر تیرے چبھ گیا تھا ماہ کامل مین
کوئی گھائل کوئی بسمل کوئی ہے نیمجان قاتل — تماشہ یہ نیا دیکھا ہے ہمنے تیری محفل مین
کیا ہے وصل سے انکار جو اچھا کیا تم نے — مجھے بالکل نہین ہے رنج تم نادم نہو دلمین
مین عاجز ہو گیا ہون ابتدا ہی سخت جانی سے — نہ دم نکلا مرا مورچ آ گئی بازوئے قاتل مین
نگاہ ناز نے پڑتے ہی دلکو لے لیا ہمدم — مصیبت کیا کہون مین لٹ گیا پہلی ہی منزل مین
نگرے تابیان دلکو سنبھال اپنے ذرا مجنون — کہ لیلے ہو رہی ہے اب بہت بیچین محمل مین
یہ اسکے ناز کے کشتے ہین زندہ ہو نہین سکتے — مسیحا زکرا دیکھایگا تو اپنی فکر باطل مین
ہوے کیون طور پر بیہوش موسی یہ نہین کھلتا — سما یا کونسا جلوا تھا اونکی آنکھ کے تل مین
نہ گھبرا اے دل بیتاب اگر تجھ کو مصیبت سے — علی کا نام لے سبکو بچاتے ہین وہ مشکل مین

خدا سے جفا کو اونکی جسکے واسطے مسکن
تمنا پرورش پاتی ہے میرے گوشۂ دل مین

اور کیا چاہیے اب عشق مین اے دل مجھکو — اور سے پہلو مین بیٹھا یا سر محفل مجھکو
سب مین سنتا ہون جو سونا ہے مرا دل مجھکو — کوئی دیوانہ بتائے کوئی غافل مجھکو
کل شب ہجر عجب طرح بسر کی مین نے — دل کو مین روتا رہا اور مرا دل مجھکو
دوست احباب نہین اپنے شریک غم مین — پوچھتا کون ہے اس حال مین اے دل مجھکو

جوش پر انکی جوانی ہے خدا خیر کرے
کہین آفت مین پھنسائے نہ مرا دل مجھکو

سخت جانی سے مری موج نہ آجائے کہین
اب نہ تکلیف کرو چھوڑ دو بسمل مجھکو

بحر الفت مین لگایا وہین غوطہ مین نے
موج نے پھینک دیا جب لب ساحل مجھکو

میری دیوانگی عزت مجھے دکھلائے کچہ
قیس و فرہاد کہین مرشد کامل مجھکو

مین کیئے جاؤن گا ہر وقت سوال وصلت
آپ دیوانہ کہین یا کہین عاقل مجھکو

بھول جاؤن مین ابھی ہجر کے صدمے سارے
اک نظر دیکھ لے وہ مہر کامل مجھکو

خود نہین آیا یہان مین جو نکالا جاؤن
آپ ہی نے تو کیا بزم مین شامل مجھکو

پہلوے غیر مین بیٹھے ہو جلانیکو مرے
یاد کرتے ہو اسی سے سر محفل مجھکو

تو گرفتار بلا ہون مجھے معلوم نہین
کوئی بتلا دے ذرا عشق کی منزل مجھکو

کوچہ یار مین جسوقت مین تڑپا جا کر
کوئی مضطر مجھے سمجھا کوئی بسمل مجھکو

ایک بوسہ بھی نہ قیمت مین دیا کیا کہنا
مین نہین بیچتا ہون پھیر دو اب دل مجھکو

خواب مین انکے گلے سے وہ لگے ہین اپنے
بعد مدت کے ملا آج مرا دل مجھکو

کسطرح ہے وہ کہان ہے یہ بتا دو کیونکر
آہ معلوم نہین کچہ خبر دل مجھکو

یہ جنون حد سے سوا ہو گیا میرا امن
قیس بھی کہنے لگا مرشد کامل مجھکو

کہتے ہین حسن دیا جب سے خدا نے ہمکو
سیکڑون آتے ہین جانباز ستانے ہمکو

وہ یہان آئین گے اب تیغ لگانے ہمکو
مژدہ تازہ یہ سنایا ہے قضا نے ہمکو

حسن کے جلوے تھے منظور دکھانے ہمکو
اسلیئے دہر مین بھیجا ہی خدا نے ہمکو

آگیا اپنا مسیحا یہ بڑی خیر ہوئی
ورنہ لقمہ تو بنایا تھا قضا نے ہمکو

اے نکیرین علی آئینگے تو کہدین گے
کچھ فرشتے ابھی آئے تھے جگانے ہمکو

میری بالین پہ اجل آئی تو مین یہ سمجھا
قاصد یار یہ آیا ہے بلانے ہمکو

ترچھی نظرون سے مجھے دیکھکے وہ کہتے ہین
تیر اس طرح سے آتے ہین لگانے ہمکو

دست رنگین کی قسم کھاکے مین کہتا ہون صنم
نیم بسمل کیا اس دزد حنا نے ہمکو

انکھین وہ چار نے لوٹا ہے خدا شاہد ہے
ناز و انداز نے اور شرم وحیا نے ہمکو

کاٹ لو شوق سے لو سر بھی جھکایا اچھو
تیغ سے آپ ہو کیا خوب ڈرانے ہمکو

وصل مین بھی نہ کبھی عیش اُٹھایا ہمنے — رنج پر رنج دیئے اونکی حیانے ہمکو

اسی باعث سے اندھیرا ہے لحد مین منن
مار ڈالا ہے کسی زلف دوتا نے ہمکو

دھڑکا ہے کہ اب وقت سحر دیکھیئے کیا ہو — مضطر ہے شب وصل جگر دیکھیئے کیا ہو
وہ تیغ نزاکت سے اُٹھا ہی نہین سکتے — ہم دیر سے ہین سینہ سپر دیکھیئے کیا ہو
ملتی نہین راحت کسی کروٹ کسی پہلو — ہے آج بہت درد جگر دیکھیئے کیا ہو
ہو مہر کی یا قہر کی کچھ اونکی نظر ہو — اے دل ترے نالون مین اثر دیکھیئے کیا ہو
اس گلشن دنیا مین بھلا کدن بھلا ہی — کسطرح ملے ہمکو ثمر دیکھیئے کیا ہو
بسمل کرین کس کس کو کسے جانتے ہین — شمشیر بکف وہ ہین مگر دیکھیئے کیا ہو
جلتے ہین فرشتون کی جہان جاتے ہوے پر — اس کوچے مین اپنا ہے گذر دیکھیئے کیا ہو
اوڑتا ہی دوپٹہ تو سنبھالے کوئی آنچل — دوہری ہے نزاکت سے کمر دیکھیئے کیا ہو
خم وہ ہین نزاکت سے مین ہے سر بھی جھکا ہوتا — وہ تیغ ہین اور مین ہون سپر دیکھیئے کیا ہو

سامان سفر پاس نہین انکے منن آہ
درپیش ہے اک سخت سفر دیکھیئے کیا ہو

ظالم نے وقت قتل جو مجھپر لگائے ہاتھ — ه — دل بول اٹھا خدا ہی نظر سے بچائے ہاتھ
مطلب یہ تھا کہ قتل انہین سے کرینگے ہم — مہندی لگاکے ورنہ مجھے کیون دکھائے ہاتھ
لی ہین بلائین اُن کو قلم کیجے ضرور — جانبخان یہی ہے بلا شک ستائے ہاتھ
شوخی سے مسکراکے شب وصل یہ کہا — ٹوٹین الٰہی آج جو ہمکو لگائے ہاتھ
کس منھ سے پھر فراق کے شکوے بیان کرین — ملنے کو حیب لگی ہے ستمگر بڑھائے ہاتھ
اسوقت دل ضرور ہے مٹھی مین آگیا — جو یہ نہین تو بیٹھے ہو پھر کیون چھپائے ہاتھ
بسمل جو مجھکو دیکھا تو منس ہنسکے یار نے — دو چار اور زخمون پہ اسنے لگائے ہاتھ

بل کھا گئی کمر بھی نزاکت سے اے منن
وہ پھول توڑنے کو جو اُسنے بڑھائے ہاتھ

جسکو الفت نہین وہ کون بشر ہوتا ہی — ے — جس مین سودا نہین وہ کونسا سر ہوتا ہی
سوز الفت مین ضرور اتنا اثر ہوتا ہی — نالہ جو دل سے نکلتا ہی شرر ہوتا ہی

درد دل ہوتا ہے گہ درد جگر ہوتا ہے | اسی آفت مین مرا وقت بسر ہوتا ہی
چھپکے چھپکے وہ مجھے یاد کیا کرتے ہین | دل ہی دل مین مری آہونکا اثر ہوتا ہی
آرہے ہین وہ عیادت کو مریض غم کی | آج آباد یہ اجڑا ہوا گھر ہوتا ہی
یاد کر لیتے ہین رہ رہکے وہ اکثر مجھکو | سچ کہا ہے کہ محبت مین اثر ہوتا ہی
بزم عشاق مین فرماتے ہین مجھسے ہنسکر | کہئے کسطرح زمانہ یہ بسر ہوتا ہی
حسرتین اوٹھتی ہین صف باندھکے بہر تعظیم | دل مین جب ناوکِ مژگان کا گذر ہوتا ہی
جان پروانون نے دی شمع ہوئی جلکے تمام | چاک اس غم سے گریبان سحر ہوتا ہی
فاتحہ تربتِ عاشق پہ وہ پڑھ دیتے ہین | جب کبھی گور غریبان مین گذر ہوتا ہی
اور بڑھتا ہی مرے دل مین جفاؤنکا خیال | دہان ظلم وستم وجور اگر ہوتا ہے
ہوکے بیتاب نکل آتے ہین گھر کے باہر | میری آہون کا اب اتنا تو اثر ہوتا ہی
ہاتھ رکھدیتے ہین سینے پہ تسلی کے لئے | میری بیتابی دل کا یہ اثر ہوتا ہے

کچھ نہ پوچھو ستم ایام جوانی منن
یہ زمانہ بھی مصیبت مین بسر ہوتا ہے

لکھا ہے خطِ شوق جو دلبر کے واسطے | قاصد کو دے رہا ہون ہمبر کے واسطے
احوال کس سے بلبل دل کا کرون بیان | بیچین ہے یہ ایک گل تر کے واسطے
بخشے گا مجھکو کیون نہ خدا وہ کریم ہے | جب دونگا اُس کو شافع محشر کے واسطے
بلواؤ جلد سوئے نجف مجھکو یا علیؑ | دیتا ہون تمکو عابد مضطر کے واسطے

کچھ داغِ دل اُسے بھی عنایت ہون جان جان
منن بہت تڑپتا ہے ابوذر کے واسطے

الٰہی خیر کرنا عشق کی منزل پریشان ہی | ادہر ہی اضطرابِ دل اودہر قاتل پشیمان ہے
سنا نالہ جو کرتے مجھکو غیرون سے یہ فرمایا | وہی آواز ہی یہ جس سے میرا دل پریشان ہی
نگاہِ ناز نے مقتل بنا رکھا ہے عالم کو | کوئی دم توڑتا ہے اور کوئی بسمل پریشان ہی
نکلنا جب کوئی اوٹھا صبا صحرا مین چلا دی | غبارِ قیس تھم جا پردہ محمل پریشان ہے

سنا ہے بسر ہو وصال یار اے منن
کہ انکے ہجر مین اپنا دل بسمل پریشان ہی

تو نے وہ شکل مری جان بخدا پائی ہے — جس نے دیکھا ہے تجھے وہ ترا شیدائی ہے
آج خنجر بکف آئے ہیں سر مقتل وہ — دیکھنا یہ ہے کہ کس کس کی قضا آئی ہے
باغ ہے یار ہے اور ابر بھی ہے اے ساقی — مئے گلرنگ پلا جلد بہار آئی ہے
وصل میں اونکی نگہ کا نہ تلون پوچھو — کبھی چھپی کبھی بگڑی کبھی شرمائی ہے
تیغ ابرو سے کیا یار نے گھائل مجھکو — پھر انہیں باتوں پہ دعوائے مسیحائی ہے
سیر تو یہ ہے کہ وہ سیر چمن کو نکلے — اور اک خلق خدا اونکی تماشائی ہے
ذکر جب وصل کا کرتا ہوں تو وہ کہتے ہیں — اب یہ معلوم ہوا تیری قضا آئی ہے
کیا کسی غنچہ دہن نے ہے کیا یاد مجھے — بوئے گل لیکے جو تربت پہ صبا آئی ہے

سنکے فریاد مری یار کا کہنا مومن
کوئی پوچھے تو یہ کس ماہ کا شیدائی ہے

مصیبت اپنی کسی کو سنا نہیں سکتے — گذر رہی ہے جو دل پر بتا نہیں سکتے
نگاہ یار سے اس دل کو اپنے اے ہمدم — ہزار چاہیں بچانا بچا نہیں سکتے
وہ بدنصیب ہوں دنیا میں جسکی قسمت کو — فرشتے چاہیں جگانا جگا نہیں سکتے
کئے ہیں گو کہ مسیحا نے سیکڑوں زندہ — تمہارے کشتے کو وہ بھی جلا نہیں سکتے
یہ جانتا ہوں کہ ہیں آنکے منہ چڑھے لیکن — رقیب خاک میں مجھکو ملا نہیں سکتے
کیا نہ زیست میں کچھ ہائے ہمنے نیک عمل — خدا کو حشر میں صورت دکھا نہیں سکتے
میں آنکے تانے کو قتل گہ میں کہتا ہوں — وہ میرے خون کا دریا بہا نہیں سکتے
نہ عشق یار سے کر منع ہمکو اے ناصح — کہ سرنوشت مقدر مٹا نہیں سکتے
شب وصال وہ تیور بدل کے کہتے ہیں — گلے سے تم ہمیں ہرگز لگا نہیں سکتے
نظارہ رخ زیبا کریں کہاں یہ مجال — ہم آفتاب سے آنکھیں لڑا نہیں سکتے

مقابل اونکے بھلا ماہ ہے کہاں مومن
مثال اُن سے کسی کی ملا نہیں سکتے

تمہاری تیغ سے ایسی ادا نکلتی ہے — کہ دم کے ساتھ ہی دل سے دعا نکلتی ہے
جو اونکی تیغ کمر سے ذرا نکلتی ہے — بدن سے جان دہن سے دعا نکلتی ہے
ہماری قبر پہ وہ بعد فاتحہ بولے — کہ اس مزار سے بوئے وفا نکلتی ہے

روا ہے آپ جو کچھ ظلم کیجیے ہمپر
ہمارے منھ سے تو ہر دم دعا نکلتی ہے

چھپے ہوے جو وہ بیٹھے ہین اپنی چلمین مین
دبی ہوئی مری آہ رسا نکلتی ہے

وہ قتل کرکے مجھے ناز سے یہ کہتے ہین
ہماری تیغ سے تیری قضا نکلتی ہے

خدا نظر سے بچاے ہمارے قاتل کو
دہان زخم سے پیہم صدا نکلتی ہے

کبھی تو گور غریبان مین آئین وہ **مضمن**
ہماری قبر سے پیہم صدا نکلتی ہے

تیری جو تیغ کمر سے ذرا نکلتی ہے
بشر تو کیا ہے قضا کی قضا نکلتی ہے

کسی کے ناز سے طرفہ ادا نکلتی ہے
وفا سے ظلم جفا سے وفا نکلتی ہے

ترا ستم بھی ہے بیمثل تو بھی یکتا ہے
تری جفا سے غضب کی ادا نکلتی ہے

فلک کو تھام لو اے حاملان عرش برین
ہمارے دل سے اب آہ رسا نکلتی ہے

چڑہاتے منھ بھی ہین شوخی سے خود بگڑتے ہین
اسی ادا سے ستم کی ادا نکلتی ہے

جو اُنسے وعدہ خلافی کا شکوہ کرتا ہون
تو ہنس کے کہتے ہین کسکی خطا نکلتی ہے

ہوا ہے خون دل زار کیا تہ گردون
شفق جو سرخ برنگ حنا نکلتی ہے

یہن کے سرمئی کپڑے ہماری ماتم مین
نیام چشم سے تیغ ادا نکلتی ہے

کسی کے جور سے ہوتا ہے خوش کوئی غمگین
کسی کے دل سے کسی کو دعا نکلتی ہے

اُس آفتاب سے رخ کو چھپائے خاک نقاب
حجاب ابر سے جیسن کر ضیا نکلتی ہے

خبر لو جاتی ہے میت تمہارے کوچہ سے
رقیب خوش ہین کہ گھر سے بلا نکلتی ہے

چمن مین اوڑکے بگولے لپٹنے لگتے ہین
گلون سے ملکے جو باد صبا نکلتی ہے

ہماری قبر پہ ٹھوکر لگاکے فرمایا
اسی مقام سے بوے وفا نکلتی ہے

کبھی کے شرم سے ہوتا ہے خون ارمان کا
حیا کے پردے مین چھپ کر قضا نکلتی ہے

کتاب عشق **مضمن** کھول کر ذرا دیکھو
مریض ہجر کی کوئی دوا نکلتی ہے

یہون تو تاب مین بھلا کب دل زار آتا ہے
ہان سجھے دیکھکے کچھ کچھ تو قرار آتا ہے

مدرت آتی ہے نہ فرقت مین قرار آتا ہے
اتنی امید پہ جیتے ہین کہ یار آتا ہے

ہون وہ بیتاب کہ ثانی نہین کوئی میرا
برق جس شکل سے تڑپے یہ قرار آتا ہے

ہائے کس ناز سے کہتا ہے سر قبر کوئی — میرے مجنون مجھے اب تجھپہ پیار آتا ہے
میرے مرنیکا نہین ہے اگر اسکو صدمہ — ابر روتا ہوا کیون زار و قطار آتا ہے
فتنۂ حشر ہے یا برق ہے یا شعلہ ہے — یا کوئی ماہ جبین سوے مزار آتا ہے
صورت برق جو پہلو مین طپیان ہے ہر دم — دل مضطر تجھے کسوقت قرار آتا ہے

دشت غربت مین قدم رکھتا ہون جب اے مِنن
پیشوائی کو مری گرد و غبار آتا ہے

خود بخود لاش نہین زیر کفن ہلتی ہے — دل جو بیتاب ہے تو ہر رگ تن ہلتی ہے
کیا وہ ٹھوکر سے جلاتے ہین کسی مردے کو — کیون زمین آج تہ چرخ کہن ہلتی ہے
نئے انداز سے وہ قتل کو آئے ہین مرے — جنبش ابرو کو ہے ماتھے کی شکن ہلتی ہے
خوش خرامی نے کیا کس کی یہ محشر بر پا — کہ شجر جھومتے ہین شاخ چمن ہلتی ہے
روح گھبراتی ہے میری قفس خاکی مین — تیری شمشیر جو اے رشک چمن ہلتی ہے
اسقدر نالے نہ کر بلبل شیدا تھم جا — کہ شجر گرتے ہین دیوار چمن ہلتی ہے
ہے یہ انداز نیا اور نرالی ہے ادا — اوڑھتے ہین جو دوپٹہ تو کرن ہلتی ہے
آج گلشن مین عجب ہمنے تماشہ دیکھا — گدگداتی ہے صبا شاخ چمن ہلتی ہے

عہد پیری مین کسے زیست کی امید مِنن
منہدم ہونے کو دیوار کہن ہلتی ہے

عارضی حسن ہے ایجان رہے یا نہ رہے — چار دن کا ہے یہ مہمان رہے یا نہ رہے
جان ہم عشق و محبت مین کبھی دیدینگے — کہے دیتے ہین تمہین دھیان رہے یا نہ رہے
بزم عالم مین بسر لطف سے کر آج ایدل — کل خدا جانے یہ سامان رہے یا نہ رہے
آج پیغام وصال انکو مین دونگا جاکر — جا ہے اب اس مین مری جان رہے یا نہ رہے
وعدۂ وصل کو وہ بھول نہ جائین یا رب — ابھی کمسن ہین انھین دھیان رہے یا نہ رہے
ترک اب عشق و محبت کو کیا ہے مین نے — دل مین چاہے کوئی ارمان رہے یا نہ رہے

باز آئین گے نہ ہم عشق بتان سے مِنن
دل رہے یا نہ رہے جان رہے یا نہ رہے

چشم نم یون کوچۂ جانان مین ہم ہر دم رہے — جس طرح باغ جہان مین قطرۂ شبنم رہے

روتے روتے ہجر مین کیا جانے کیا یاد آگیا
کچھ مژہ پر قطرہ ہاے اشک اگر تھم رہے

خون ناحق کی شہادت کے لیے کافی ہو یہ
دامن قاتل پہ جو دھبے لہو کے جم رہے

سامنے میرے ہی وہ جاتے ہین بزم غیر مین
المدد اے ضبط مجھکو کب تاب اسکا غم رہے

آج اس انداز سے وہ آئے قتل عام کو
تیوری بدلی رہی روٹھی رہی برہم رہے

حشر کے دن امتحان پیش خدا دونون کا ہے
لطف ہے اونکی جفا میری وفا سے کم رہے

یہ دعا ہے داور محشر سے اپنی اے سخن
ہو غم حسنینؑ دنیا مین اگر کچھ غم رہے

یہ طرز گفتگو اکثر ہے پیغام قضا لائی
تمھاری خوش بیانی موت میری برملا لائی

شمیم زلف جو گلزار مین باد صبا لائی
گلون کی جان بخشی کی بہار جانفزا لائی

یہ کیا صدمہ ہوا گل کو کسی گلچین کی ہاتھون سے
یہ نالہ کیون زبان پر عندلیب خوشنوا لائی

کسی کو جان سے مارا کسی نیمجان چھوڑا
نرالہ رنگ مقتل مین کوئی تیغ ادا لائی

جگر پکڑے ہوے وہ دونون ہاتھون سے چلے آئے
شب فرقت مین بس تاثیر یہ آہ رسا لائی

تمنا ہے جدا ہو سر تمھارے دست نازک سے
مجھے مقتل مین جو کھینچے ہوے میری قضا لائی

کوئی زخمی کوئی بسمل کوئی تڑپا کوئی لوٹا
تمھاری جنبش ابرو نیا رنگ جفا لائی

ہوے شاداب گل سرسبز ہے باغ عالم کے
نسیم صبح یہ کیسی بہار پر فضا لائی

یہ شوخی دیکھیے رنگ حنا کی دست قاتل مین
کہ خون عاشق جانباز کا دریا بہا لائی

وہ خود آئین گے یا مجھکو بلایا اپنی خلوت مین
بتا دے سچ سچ اے باد صبا پیغام کیا لائی

وہ غمگین ہوگئے سنکر مری نالون کو فرقت مین
قیامت اور تیرے سر پہ مری آہ رسا لائی

خیال زلف ہی کیا کم تھا مجھ لاغر کو اے سخن
شب فرقت جو میرے سر پہ اک تازہ بلا لائی

آئے بن ٹھن کے جو محفل مین سنورنیوالے
مر گئے اور بھی یہ دیکھ کے مرنیوالے

ناز سے کہتے ہین یہ قتل کے کرنیوالے
مرے کوچہ مین نہ آئین کبھی مرنیوالے

خواہش وصل بیان کر گئے کرنیوالے
آج کچھ بھی نہ ڈرے آپ سے مرنیوالے

حور جنت کی مبارک تمھین واعظ ہم تو
فخر حوران بہشتی کے ہین مرنے والے

حسرت دید مری آنکے بیان کر دینا
ہاے کس یاس سے یہ کہہ گئے مرنیوالے

نزع مین بھی نہ ذرا آئے عیادت کیلئے / حسرت دید لئے جاتے ہین مرنے والے
یار کو عذر نزاکت نہین آنے دیتا / اور کچھ دیر کے مہمان ہین مرنیوالے
دلکی خواہش ہے انھین جان بھی قربان ہو مری / ایسی باتون سے کوئی اور ہین ڈرنیوالے
بند محرم نہ کسو زور سے سمجھو تو ذرا / کہین روکے سے بھی رکتے ہین ابھرنیوالے
کوچہ یار مین بےخوف و خطر جاتے ہین / عاشق زلف نہین موت سے ڈرنیوالے
سرفروشون کا ہے انبوہ خبر ہے تجھکو / تیغ کھینچے ہوئے مقتل مین گذرنیوالے

آئینہ انکو دکھا کر مین یہ کہتا ہون منن
دیکھیے سامنے بیٹھے ہین مکرنیوالے

گڑ گئے زیر زمین کہہ کے یہ گڑنیوالے / قبر پہ روٹھنا آکے بگڑنیوالے
ہم تو پہلے ہی سے بیٹھے ہین منانے کیلئے / اک ذرا آئین تو خلوت مین بگڑنیوالے
غصہ کہتا ہے کہ اک ہاتھ مین ہو کام تمام / نازکی کہتی ہے تھم جائین بگڑنے والے
آج بوسے لب نازک کے لئے بے گنتی / اور بگڑا ہی کئے خوب بگڑنے والے
آج کیا میری دعاؤن نے اثر دکھلایا / اب تو کچھ خوش نظر آتے ہین بگڑنے والے
کہتے ہین دل میرے تلوون سے ملو تم اپنا / اتنی سی بات پہ بگڑے ہین بگڑنیوالے
یہ مزا لطف منانے مین کہ مین کہتا ہون / پھر بگڑ ناز سے او میرے بگڑنے والے
نہ تڑپنا دل ابھی شعلہ کہین زنہار یہان / میرے پہلو ہی مین بیٹھے ہین بگڑنیوالے

وصل کی شب بھی نصیبا اپنا نہ جاگا منن
آج بھی روٹھ گئے ہمسے بگڑنیوالے

تمکو خلوت مین اگر لائی ہے قسمت میری / میری جان دل سے نکل جائیگی حسرت میری
ہے جو دلبر مین یہ ابتر ہوئی حالت میری / متحیر ہے اجل دیکھ کے صورت میری
تمکو دیکھا تمھین چاہا تو کسی کو پھر کیا / دل مرا آنکھ مری اور طبیعت میری
نہ شکایت ہے کسی کی نہ گلہ ہے تیرا / باعث غم ہے یہ کمبخت محبت میری
لوٹ لے خوب مزے وصل کا تا کے ای دل / غیر کے گھر مین ہے مہمان شب فرقت میری
وصل کا ذکر کسی سے بھی نہین مین کرتا / آپ شرماتے ہین کیون دیکھ کے صورت میری
حشر مین کوئی نہ پہچانیگا واللہ سے مجھے / انکی فرقت مین بدل جائیگی صورت میری

شب بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ سحر آ پہونچی
اے فلک تجھسے نہ دیکھی گئی عشرت میری
کس طرح عیش میسر ہو جہان سے دشمن
باعث رنج وہی عام ہے راحت میری
تیری فرقت مین ہو دن رات تصور تیرا
تیری تصویر ہو زینت وہی خلوت میری
ناصحا صبر کرون خاک بھلا فرقت مین
زور ہے دلپہ نہ قابو مین طبیعت میری
چل کے صحرا کو اب آباد کرونگا مین بھی
جوش پر عشق ہے زورونپہ ہی وحشت میری
تری تصویر خیالی کا مزا لوٹونگا
شامل عیش رہیگی شب فرقت میری

واہ کیا دن تھے کہ جب وصل تھا اُس گل سے حسن
رنج سے آج مبدل ہوئی راحت میری

خود بخود جھکتا ہے سر تیغ ادا کے سامنے
بس نہین چلتا ہے کچھ اپنا قضا کے سامنے
رو برو سے غیر کیا کیا آشنا کے سامنے
بیمروت تو ہے کہدونگا خدا کے سامنے
دیکھو آنکھون سے تم مجھکو بلا کے سامنے
دل سپر ہو جائیگا تیغ ادا کے سامنے
اسطرح عاشق ہین سب اُس مہ لقا کے سامنے
جسطرح تارے ہین شمس الضحیٰ کے سامنے
ناز و انداز و ستم جور و جفا کے سامنے
جانمن کرتا ہونین کس کس بلا کے سامنے
وصل مین بھی وہ ستمگر چال سے کر گیا
قصۂ فرقت سنا شب بھر بٹھا کے سامنے
قتل کے پہلے زبان کاٹی ستمگر تونے کیون
مین اشارونین کہونگا سب خدا کے سامنے
مجھ نحیف و ناتوان پر ظلم اتنا اے فلک
یہ تو بتلا دے کہیگا کیا خدا کے سامنے
منھ سے نکلے گی اگر پہنچے گی باب عرش تک
دست بستہ ہے اثر حاضر دعا کے سامنے
ہوش مین آؤ ذرا اے ناصحو بکتے ہو کیا
تذکرہ اپنی وفا کا بیوفا کے سامنے
عشق مین اُس کاکل خمدار کے ایدل ہمین
دیکھیے کرنا پڑین کس کس بلا کے سامنے
جب کہا مر جاؤنگا فرقت مین شوخی دیکھیے
رکھدیا ظالم نے اک خنجر اٹھا کے سامنے
جب کمان چشم سے نکلا کوئی تیر ستم
حضرت دل ہو گئے خود تلملا کے سامنے
کیا مزا محشر مین آیا ہمکو وقت بازپرس
وہ ہمارے سامنے تھے ہم خدا کے سامنے
اپنی یکتائی کا دعوی آپ باطل کر دیا
آئینہ کیون رکھلیا تمنے اٹھا کے سامنے
یاد تو کچھ بھی نہین کل محفل اغیار مین
کہہ گئے ہم کیا بات نا آشنا کے سامنے
شوق سے کہہ ڈالئے جو آپکے دل مین ہو بات
ہو گئے خاموش کیون مجھکو بلا کے سامنے

آنکھے ابرو کا اشارا ہے سر قتل یہی / کیون چلے آتے ہین سب تیغ کھلا کے سامنے
شوق سے آئینہ چھپا کر روئے انور وہ بیان / دیکھیے لونگا حشر مین انکو خدا کے سامنے

میرے شکووں نے انھیں انکار ہوگا حشر مین
دل لگی ہوگی عجب منن خدا کے سامنے

تمت

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر جناب خواجہ محمد عبد الرؤف صاحب عشرت لکھنوی استاد مصنف

واہ کیا دیوان ہے صل علی / جس سے روشن ہے طبیعت کا کمال
کس غضب کی شوخیاں ہین نظم مین / ہر ادا جسکی انوکھی بے مثال
ہر غزل ہے واقعی جان سخن / شاہد مضمون پریرو خوش جمال
شعر ہے یا سچے موتی کی لڑی / مصرعہ نو باغ معنی کا نہال
بہر سال طبع ہاتف نے کہا / لکھ۔ بہار گلشن نازک خیال

۱۳ھ

تاریخ مصنف

ہمنے اپنے مختصر دیوان کو / کر دیا ہے آج نذر اہل فن
دل کے بہلانے کا ہے یہ مشغلہ / باغ خوش تاریخ ہے اسکی منن

۱۹۰۹ء

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار جناب سید مرتضی حسین صاحب عرف پیارے صاحب متین لکھنوی خلف جناب سید احمد حسین صاحب احمد شاگرد رشید ناسخ لکھنوی

فی الحقیقت کلام بے مثل است / قابل دید پرستین جہان
بے نظیر است ہر غزل ہر شعر / رشک بدر منیر این دیوان
عیسوی سن ہمین بگفت مبین / نظم شد حال عاشق جانان

۱۹۰۹ء

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار شاعر شیرین گفتار جناب مرزا اسجاد علیخان صاحب عرف اللہ نصاحب دماغ لکھنوی برادر مصنف

نقطہ ہر اک کلی ہے ہر اک لفظ پھول ہے / دیوان تازگی مین ہے غیرت دہ چمن
ہنسے روئے آسمان سے تاریخ اے دماغ / باغ جہان مین کیون نہ کھلے گلشن منن

۱۹۰۹ء

کتب خانہ تجارت

ہمارے کتبخانہ مین ہر قسم کی کتابین اُردو فارسی عربی کفایت اور رعایت سے ملتی ہین بازاری قیمت اور فہرستی دام نہین لئے جاتے ہین اور کمیاب کتابین تلاش کرکے روانہ کیجاتی ہین تاجرونکے ساتھ ہر قسم کی رعایت کیجاتی ہے فرمایش کے خلاف کوئی کتاب روانہ نہین ہوتی ایکمرتبہ فرمایش بھیجکر بمقابلہ دوسرے تاجرونکے ہمارے مال کا انداز کیجیے تو شاید آپکو ہماری دوکان سے مال منگوانے پر مجبور ہونا پڑے مال کی عمدگی دام کی کفایت معاملہ کی صفائی کمیاب کتب کی بہمرسانی قلمی اور شاہی کتابون کی موجودگی ہماری طرف خریدار کو رجوع ہونے کی سفارش کرتی ہین۔

نیاز

خواجہ محمد عبدالرؤف عشرت تاجر کتب چوک لکھنؤ

نظر کرم

ہمارے کتبخانہ مین جملہ قسم کی کتابین عربی فارسی اُردو وناگری جدید ناول قصص وغیرہ فروخت ہوتے ہین جن حضرات کو ضرورت ہو سرفراز فرمائین۔

نظر لطف گر ادھر کیجیے ؛ کچھ مدد اس حقیر کو دیجیے

ہے خریدار سے یہ عرض مبین ؛ جو جو مرغوب طبع ہو لیجیے

نیاز

سید مرتضیٰ حسین عرف پیارے صاحب نزد گنج لکھنؤ متصل مکان نواب آغا امراؤ بہادر صاحب مرحوم

نوٹ یہ کتاب خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب چوک لکھنؤ و سید مرتضیٰ حسین صاحب تاجر کتب [illegible] آغا امراؤ بہادر دروازہ گنج لکھنؤ سے مل [illegible] ہے۔